صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصویردار کپڑے پر بیٹھنا اور اس کو تکیہ بنانا گوارا نہیں فرمایا تو پھر اپنی یا کسی اور کی تصویر کو خواہ دستی ہو یا مشینی، جیب میں یا گھر میں آویزاں کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟

پس تقویٰ اور عزیمت تو اس میں ہے کہ مروجہ غیر شرعی نظام اور غیر شرعی قوانین کے سایہ پیدا ہونے والی معاشرتی، معاشی اور اخلاقی برائیوں کے خلاف بھرپور اور دوٹوک جنگ کی جائے۔ نہ یہ کہ ان برائیوں اور مفاسد کے جواز کی راہ تلاش کرنے میں ٹامک ٹوئیاں ماری جائیں۔

برائی اور گناہ بہرحال برائی اور گناہ ہی رہتا ہے۔ حکومت اور قانون اس برائی اور گناہ کو نیکی اور بھلائی قرار دینے کی ہرگز ہرگز مجاز نہیں۔ حکومت اور قانون کی بیجا حمایت سے شرعی احکام میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔ بالفاظِ دیگر قانونی مجبوری شریعتِ بیضا کے نظامِ حلت و حرمت اور اباحت و کراہت میں قاضی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ شریعتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ہر حکم ناقابلِ ترمیم ہے۔ لا تبدیل لکلمات اللہ۔ ہماری شریعت، حکومت اور عوام کے طرزِ عمل اور ان کی حمایت کی محتاج نہیں ہے کہ کون کیا کرتا ہے اور معاشرہ اس کا ہمنوا ہے یا نہیں؛ لہٰذا شناختی کارڈ کے آرڈیننس کے نفاذ سے یہ لازم نہیں آتا کہ تصویر کشی، تصویر سازی اور تصویر کی سیاسی اور معاشرتی نمائش اب جائز ہو گئی۔ تصویر بہر نوع از روئے شریعت حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اگر کسی نے کسی مجبوری کے سایہ میں راہِ جواز یا پھر شریعت سے راہِ فرار تلاش کرنی ہو تو دیگر بات ہے واللہ اعلم!

۲ - دخولِ جنت کے لئے کلمہ کے اقرار کے علاوہ ارکانِ اربعہ پر عمل بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی ارکانِ اربعہ کا انکار کرتا اور دخولِ جنت کے لئے صرف کلمہ کے اقرار کو کافی سمجھتا ہے تو اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ اسلام کے ارکان پانچ ہیں نہ کہ ایک۔ پانچوں ارکان پر عمل کرنا پڑے گا۔ بلکہ ارکانِ خمسہ پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ دوسری تمام طاعات کا عامل اور منکرات کا تارک ہونا بھی ضروری ہے۔ "من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ" کا معنیٰ علمائے شریعت کے نزدیک یہ ہے کہ "لا الٰہ الا اللہ" کا قائل تمام شریعت کا عامل بن جائے۔ "لا الٰہ الا اللہ" کا اقرار کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اسی لئے اقبال مرحوم نے کہا تھا ؎

چو می گویم مسلمانم بلرزم،
کہ دانم مشکلاتِ لا الٰہ را!

بہرحال یہ ایک طویل بحث ہے۔ تفصیل کا یہ موقع نہیں (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "ترجمان الحدیث" جنوری ۷۷ء کا مضمون "لا الٰہ الا اللہ کے معنیٰ" از جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس) میرے نزدیک کلمہ "لا الٰہ الا اللہ" دراصل شریعتِ محمدی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا علَم ہے۔ یعنی "لا الٰہ الا اللہ" سے مراد تمام شریعت کی پابندی مراد ہے اور فرائض و واجبات کے متعلق سوال ضرور ہو گا۔ واللہ اعلم!